

قبور او لیاء الہی اور وہابیت کے مظاہر

<"xml encoding="UTF-8?>

الحمد لله رب العالمين و الصلاة والسلام على رسول الله و على اهله و صاحبته الطيبين الطاهرين و لعنة الله على اعدائهم اجمعين اما بعد....

وہابیوں کے مظالم اور ویرانی قبور اولیاء و صالحین کے بارے میں اگر قلم فرسائی کی جائے تو ہزاروں صفحات پر مشتمل کتاب بھی کافی نہیں ہو سکتی۔

لیکن یہ مختصر سا مقالہ جو کہ صرف چند صفحات پر مشتمل ہے اس اعتبار سے قابلِ اہمیت ہے کہ اس مقالے کے اکثر مستند اہل سنت کے اقوال اور انکی کتابیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وہابیت کسی دین یا مذہب کا نام نہیں ہے بلکہ وہابیت ایک ایسی پلید فکر کا نام جس نے دین فروش انسانوں کے علاوہ مذہب فروش مسلمانوں سے بھی ان سے قوت فکر و تعلق چھین کر انکو اپنے فاسد عقائد کا غلام بنا رکھا ہے اور اگر اس بیہودہ فکر کو نہ کیا گیا تو مسلمانوں کا آئندہ کیا ہوگا اسے خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

قبل اس کے کہ میں اپنے اصل موضوع پر گفتگو کروں ایک اہم مطلب کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ وہابیت جیسے فاسد مذہب کی بنیاد ڈالنے والا ابن تیمیہ اور اسکے عقائد کا مروج اور اسکے خوابوں کی تعبیر محمد ابن عبد الوہاب جس نے ابن تیمیہ کے عقاید کو پروان چڑھایا اور جس کے فتووں نے اولیاء و صالحین کے قبور کی بے حرمتی اور بارگاہوں کی حتك حرمت کو رواج بخشا انکے اس عقیدے پر کہ قبروں کی بے حرمتی عین اسلام ہے ایک نظر ڈالی جائے۔

ابن تیمیہ کہتا ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انبیاء و صالحین کی قبریں اگر کسی شہر یا کسی سر زمین پر ہوتی ہیں تو وہ سر زمین یا شہر مصیبت اور بلا سے محفوظ رہتا ہے مثال کے طور پر بغداد والی مقبرہ کی بدولت اور اہل شام قبور انبیاء کے سبب اور حجاز والی پیغمبر(ص) کی قبر اور وہ جو بقیع میں دفن ہیں انکی قبروں کی وجہ سے بلائوں سے محفوظ رہتے ہیں جبکہ یہ خیال اور یہ گمان سراسر غلط ہے اور ایسا عقیدہ اسلام کے مخالف ہے اور ایسے عقیدے کی قرآن و سنت و اجماع مذمت کرتے ہیں اور پیغمبر (ص) کا وجود پیغمبر (ص) کی حیات تک امان کا باعث تھا نہ مرنے کے بعد (۱)۔

اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء اور اولیاء کی قبروں کے وجود سے بلائیں دور ہوتی ہیں انکا یہ عقیدہ بت پرستوں کے عقیدوں سے مشابہت رکھتا ہے (۲)۔

ابن تیمیہ ائمہ بقیع کی قبروں کے بارے میں کہتا ہے ان قبروں کے پاس آکر حاجت اور دعا مانگنے والوں کو اس عمل سے روکا جائے اور اگر روکنے پر بھی اس عمل سے باز نہ آئیں تو ایسی قبروں کو اس طرح مٹایا جائے کہ ان کے نشان تک باقی نہ رہ جائیں۔ (۳)

محمد ابن عبد الوہاب کہتا ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) اور ائمہ (ع) کی قبروں کا احترام کرنا اور انکی زیارت کے لئے سفر کرنا بدعت اور حرام ہے اور یہ عمل شرک و بت پرستی کے ساتھ ساتھ بنی اسرائیل کے اس عمل کے مشابہ ہے جسکو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے طلب کیا تھا یہ کہ کہکر کہ ہمارے لئے ایک بت بنایا جائے تاکہ ہم اسکی عبادت کریں اور بنی اسرائیل کا یہ مطالبہ اس عالم میں تھا کہ بنی اسرائیل خدا پر ایمان بھی رکھتے

تھے۔ (۴)

ان فاسد عقاید کا جواب شیعہ علماء نے مفصل طور پر اپنی کتابوں میں بیان فرمایا ہے، خواہشمند حضرات، سید محمد امین کی کتاب کشف الارتیاب، اور سید حسن قزوینی کی کتاب البراهین الجلیلۃ کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس تمہیدی گفتگو سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جس مذہب کے پیشووا کا قبور صالحین کے بارے میں یہ عقیدہ ہو اس مذہب کے طرف دار قبور انبیاء واولیاء و صالحین کے ساتھ کیسا برთاؤ کریں گے اور یہ بات ہر صاحب عقل کے لئے قابل محسوس بھی ہے۔

اگر تاریخ وہابیت پر نظر ڈالی جائے تو ایسا لگتا ہے کہ اس مذہب کی بنیاد ہے خون ریزی، قتل و غارت گری اور مقدس مقامات کی توبیین پر رکھی گئی ہے۔

مثال کے طور پر سعودی حکومت جو آج بھی مظہر وہابیت ہے اس حکومت کی بنیاد رکھنے والا محمد آل سعود جس نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر ۱۲۰۵ ہجری سے لیکر ۱۲۲۰ ہجری تک شریف غالب کے خلاف (جو کہ عربستان کا بادشاہ تھا) جنگ و خونریزی میں گزارے اور محمد آل سعود کے بعد اسکے بیٹے عبد العزیز نے شریف غالب کے خلاف جنگ جاری رکھی عبد العزیز جو کہ مذہب وہابیت کا مروج تھا اس نے دو مرتبہ نجف و کربلا پر حملہ کر کے وہاں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کی اور بزاروں بے گناہ افراد کا خون بھایا اور متعدد مرتبہ مکہ پر حملہ کیا لیکن شریف غالب کے مقابلہ میں شکست سے دچار ہوا لیکن ایک شدید لڑائی میں شریف غالب کو شکست دے کر مکہ کا محاصرہ کر کے تمام ان لوگوں کو جو اسکے مخالفین میں شمار کئے جاتے تھے انکا قتل عام کر کے اپنی حکومت کی بنیاد مستحکم کر لیکن مدینہ اور طائف پر مسلط ہونے کے بعد جب جده پہونچا تو حکومت عثمانی جو کہ شریف غالب کی حمایت کرتی تھی نے جده پر مسلط ہونے نہیں دیا، لیکن کچھ ہی دنوں بعد مکاری اور حیله گری کے ذریعہ شریف غالب کو گرفتار کر کے مصر تبعید کیا اور پھر قتل کر کے شریف غالب کی حکومت کا خاتمه کر دیا۔

ان جنگوں میں وہابیت کی حمایت کرنے والے انگریزوں کی قدرت کا سہار الیکر وہابیوں نے اپنی قدرت کا سکھ جمایا اور اس کامیابی کے بعد تمام وہ آثار جو تاریخ اسلام کے لئے اور مسلمانوں کے لئے مقدس جگہیں تھیں منہدم کر دیا گیا۔ (۵)

کسی بھی مسلمان کی قبر کو منہدم کرنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب قبر کی بے حرمتی کی گئی ہے اور اسلام ہر قسم کی بے حرمتی کو ناجائز جانتا ہے اور تمام مذاہب اسلامی اس بات کے اوپر متفق ہیں کہ قبروں کے اوپر بیٹھنا یا قبروں کے اوپر چلنا وغیرہ صاحب قبر کی بے حرمتی ہے اب مجھے نہیں معلوم ابن تیمیہ اور محمد ابن عبد الوہاب اور انکی پیروی کرنے والے کس مذہب کی بنیاد پر قبروں کو ویران کرنے کو صاحب قبر کی بے حرمتی نہیں سمجھتے۔

مکہ جیسی مقدس سر زمین جس میں خانہ خدا، قبلہ مسلمین اور اس کے قرب و جوار میں چار سو سے زیادہ انبیاء کی قبریں پائی جاتی ہیں۔

صرف کعبہ کے اندر تین سو انبیاء کی قبریں تھیں اور رکن یمانی و رکن حجر اسود کے درمیا ن تقریباً ستّر پیغمبروں کی قبریں موجود تھیں اور اسی طرح زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان حضرت ہود - حضرت صالح و حضرت شعیب کی قبریں تھیں (۶)۔

لیکن جس زمانہ سے وہابیوں کے نجس قدم اس سر زمین مقدس پر پہونچے تمام ان قبروں کو جو سطح زمین

سے اونچی تھیں انکو ویران ، اور اطراف مکہ کی تمام بارگاںوں اور زیارت گاہوں کو نیست و نابود کر کے اس مقدس سر زمین کے تقدس کو اس طرح پایمال کیا کہ تاریخ میں جس کی مثال نہیں ملتی ۔

آٹھ محرم ۱۲۱۸ ہجری تاریخ مکہ کا وہ تاریک دن ہے جس میں وہابیوں نے مکہ پر قبضہ کر کے عوام الناس سے بیعت لی اور اسی دن یہ دستور دیا گیا کہ عصر کی نماز کے بعد لوگ رکن اور مقام کے درمیان لوگ جمع ہوں تاکہ حقیقی دین اسلام کو بیان کیا جائے ، دستور کے مطابق لوگ عصر کے وقت جمع ہوئے اس وقت وہابیوں کی طرف سے منتخب کردہ مفتی زمزم کے کنویں کی بلندی پر جاتا ہے (۷) اور اپنی گفتگو کا آغاز یوں کرتا ہے کہ شراب حرام ہے زنا حرام ہے اور اسی طرح کے دیگر مسائل کہ عوام جسکو پہلے سے جانتی تھی انھیں بیان کرنے کے بعد کہتا ہے کل (یعنی نو محرم ۱۲۱۸ کو) تمام وہ بارگاہیں جنکو تم لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا ہے اور تمام وہ قبیلے اور گنبدیں جو قبروں کے اوپر بنائے گئے ہیں یہ سب کے سب ہماری نظر میں ایک بت سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے لہذا ان سب کو کل تمہیں لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے منہدم اور ویران کرنا ہے تاکہ خدا کے علاوہ کوئی دوسرا معبد باقی نہ رہے ۔

یا بقول صاحب تاریخ مکہ قبروں کی ویرانی کا دستور اسی دن ایک دوسری نشست میں دیا گیا (۸)

نو محرم ۱۲۱۸ ہجری کے سورج کے طلوع ہوتے ہی کیا دیکھا گیا کہ وہابیوں کے ساتھ ساتھ ہزاروں افراد اپنے ہاتھوں میں بیلچہ اور تخریب کا سامان لئے ہوئے قبروں اور قبروں پر بنے ہوئے گنبدوں کو ویران کرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے نہ قبروں کے پتھر رہ گئے نہ قبروں کے نشان یہاں تک کہ پیغمبر (ص) اور خدیجہ کبریٰ اور حضرت علی کے گھروں کو بھی منہدم کر دیا ۔

صاحب تاریخ جبرتی لکھتے ہیں کہ وہابیوں نے زمزم کے اوپر بنائے گئے گنبد اور ان تمام گنبدوں کو جو کعبہ کے اطراف میں دکھائی دیتے تھے ، اسی طرح تمام وہ عمارتیں جو کعبہ سے بلند تھیں ایک ایک کو خاک میں ملا کر رکھ دیا (۹) ۔

وہابیوں نے مکہ میں تمام ان جگہوں کو ڈھونڈھ کر نابود کر ڈالا جہاں پر مومنین یا صالحین کی قبریں پائی جاتی تھیں ، اور جس وقت قبروں کے ساتھ یہ بے حرمتی کی جاتی تھی عالم یہ ہوتا تھا کہ ایک طرف ڈھول بجائے والوں کی قطاریں ہوتی تھیں اور دوسری جانب تالیاں بجائے والے اور اشعار پڑھنے والے ہوتے اور بے حرمتی کی انتہا یہ ہوتی تھی کہ قبروں کی ویرانی کے بعد ان پر پیشا ب کیا جاتا تھا ۔

مکہ کی تمام قبروں کو تین روز کے عرصہ میں نیست و نابود کر دیا گیا اور اہل مکہ وہابیوں کے خوف سے اپنے بزرگوں کی قبروں کے ساتھ ہونے والی بے حرمتی کو دیکھتے رہے ۔

۱۳۴۳ ہجری میں جس وقت وہابیوں نے طائف اور مکہ پر اپنی حکومت کا اعلان کیا سب سے پہلے جس وقیحانہ فعل کا آغاز کیا وہ ابن عباس کے مقبرے پر بنائے گئے گنبد کی نابودی تھی ، اور یہی وہ سال تھا جس میں وہابیوں نے جناب عبد المطلب ، جناب ابو طالب اور جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا کی قبروں کو ویران کیا اور پیغمبر اقدس (ص) و فاطمہ زبرا سلام اللہ علیہا کے بیت اقدس کو ایک بے حرمتی کے ساتھ نابود کر دیا اور جس وقت سر زمین جدہ پر وہابیوں نے قدم رکھا جناب حوّا اور دیگر مومنین کی قبروں کو خاک میں ملا دیا ، خلاصہ یہ کہ وہابیوں نے مکہ ، جدہ اور طائف میں پائی جانے والی تمام قبروں کو اپنے دور حکومت میں نابود کر ڈالا ۔

اور جس وقت وہابیوں کے منحوس قدم مدینہ جیسی مقدس سر زمین پر پہنچے تو وہاں بھی ایسے دلخراش اعمال انجام دئے کہ جس کو بیان کرتے ہوئے انسان کا بدن لرز جاتا ہے ۔

اُنیس جمادی الاولی ۱۳۴۴ ہجری کو شہر مدینہ وہابیوں کے قبضہ میں آچکا تھا اور پھر کیا تھا حکومت کے آدمی

پہلی فرصت میں شہدائی احمد کا مقبرہ اور جناب حمزہ سیدالشیدا کی قبر جو کہ شہر مدینہ کے باہر واقع تھی اسے اس طرح منہدم کیا کہ اگر کوئی جناب حمزہ کی زیارت کرنا چاہے تو اسے صرف خاک کے ایک تپے کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ سکتا۔

اور جس وقت شہر مدینہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے پیغمبر (ص) کے مرقد مطہر کو گولیوں کا نشانہ بنایا اور کچھ ہی دنوں بعد (یعنی شوال ۱۳۴ھجری) قبرستان بقیع کی تمام قبروں کو اس طرح خاک میں ملایا گیا کہ ان قبروں کے نشان تک تک باقی نہ رہے یہاں تک کہ قبرستان بقیع کے اطراف کی دیواروں کو بھی باقی نہیں چھوڑا۔

قبرستان بقیع جس میں ائمہ کی قبروں کے علاوہ جن دیگر قبور کی توبیین کی گئی اس میں پیغمبر (ص) کے بیٹے جناب ابراہیم اور حضرت ابوالفضل العباس کی مادرگرامی جناب ام البنین اور پیغمبر اکرم (ص) کے پدر بزرگوار جناب عبد اللہ اور جناب امام جعفر صادق کے فرزند جناب اسماعیل اور بہت سے صحابہ اور تابعین کی قبریں شامل ہیں۔

حضرت امام حسن مجتبی اور حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقر و امام جعفر صادق کی قبروں سے وہ آپنی ضریح (جسے ایران کے شہر اصفہان میں تیار کر کے مدینہ بھیجی گئی تھی) لوٹ لی گئی۔

اور پیغمبر اکرم (ص) کے چچا جناب عباس اور حضرت علی کی مادر گرامی جناب فاطمہ بنت اسد کی قبروں کو بھی جو کہ (ائمه بقیع کی قبروں سے متصل تھیں) منہدم کر دیا گیا۔ (۱۱) وہابیوں کی ان گستاخیوں کو ملاحظہ کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ وہابیوں نے پیغمبر اکرم (ص) کی قبر مطہر کو ویران کرنے سے کیوں گریز اختیار کیا؟ اور کیا ویران نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) کا احترام کرتے تھے؟

دوسرے سوال کا جواب واضح ہیکہ ہرگز وہابیوں کی نظر میں قبر پیغمبر اسلام (ص) کا احترام نہیں تھا، بلکہ اگر وہابیوں کا بس چلتا تو سب سے پہلے پیغمبر (ص) کی قبر کو ویران کرتے اس لئے کہ وہابیوں کے عقاید کے مطابق ہر وہ جگہ جسکا لوگ زیادہ احترام کرتے ہوں اس جگہ کا انہدام ضروری ہے بنا بر این پیغمبر (ص) کی قبر چونکہ خاص و عام کے لئے زیارت گاہ تھی اور ہے، وہابیوں کے لئے بدرجہ اولیٰ اسکا مٹانا واجب تھا اور اگر عوام الناس کا خوف نہ ہوتا اور اپنی نابودی کا خطرہ در پیش نہ ہوتا تو یقیناً سب سے پہلے قبر پیغمبر (ص) کی ویران کی جاتی، اور یہیں سے میرے پہلے سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ وہابیوں نے عوام کے خوف سے قبر پیغمبر (ص) کے انہدام سے گریز کیا ہے۔

لیکن بقول وہابیوں کے کہ قبر پیغمبر (ص) کو اس لئے ویران نہیں کیا گیا ہے کہ ہم پیغمبر (ص) کا احترام کرتے ہیں تو یہ احترام اس وقت کہاچلا گیا تھا جب پیغمبر (ص) اور فاطمہ زبرا (س) کے بیت اقدس کو ویران کیا گیا، اور یہ احترام اس وقت کہاں تھا جب پیغمبر (ص) کے پدر بزرگوار جناب عبداللہ اور پیغمبر (ص) کی مادر گرامی جناب آمنہ کے مرقد کو ویران کیا گیا اور اسی طرح جب پیغمبر (ص) کے عزیزوں کی قبریں ویران کی جا رہی تھیں کیوں احترام کو مدد نظر نہیں رکھا گیا۔

مجموعی طور پر اگر وہابیت کا وہ دور ہے جس میں ہزاروں اولیاء و صالحین کی قبریں اس طرح ویران کی گئیں کہ اکثر ان قبروں کے نشان تک نہیں ملتے۔

وہابیوں نے قبروں کی تخریب کے ساتھ ان گرانبہا چیزوں کو بھی جو مقبروں کی زینت تھیں انھیں بھی اپنے آباو

اجداد کا مال سمجھ کر اُنہا لے گئے جیسا کہ صاحب تاریخ مملکت عربی لکھتے ہیں کہ ۱۲۲۰ ہجری میں وہابی پیغمبر (ص) کے حرم مطہر سے تمام گرانبہا اور قیمتی چیزوں کو اپنے ساتھ اُنہا لے گئے (۱۲) اور اپنی گفتگو کے آخری مرحلہ میں وہابیوں کی ان جنایات کی طرف صرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جسے کربلا و نجف جیسے شہروں میں انجام دیا ہے

وہابیوں نے مکہ اور مدینہ میں قبروں کی تخریب اور عوام کے قتل عام سے پہلے ۱۲۱۶ ہجری میں کربلا و نجف پر حملہ کرکے ان دو شہروں میں پائی جانے والی ایسی تمام قبروں کو جو ہر خاص و عام کے لئے قابل احترام تھیں انھیں منہدم اور ہزاروں بے گناہ افراد کو قتل کر کے اپنے کو مروج اسلام اور مسلمانوں کو کافر اور بت پرست کہ کر پکارا ہے ۔

کربلاء معلّیٰ پر حملہ اور امام حسین کے روضہ کی بے حرمتی وہابیوں کے منصوبوں کا ایک اہم جزء تھا ۔ خدا وند عالم سے دعا کرتے ہیں کہ زمین کو وہابیوں کے نجس وجود سے پاک کرے اور تمام مسلمانوں کو حقیقی اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمين يا رب العالمين - والسلام عليكم و رحمة الله

منابع و مأخذ

- | | |
|--|---------------------|
| اسم کتاب----- | مؤلف |
| کشف الارتیاب (ترجمہ فارسی) ----- | علامہ سید محسن امین |
| معالم المدرسین ، علامہ سید مرتضی عسکری | |
| تحلیلی نو بر عقاید وہابیان ----- | محمد حسین ابراہیمی |
| النهاية ----- | ابن اثیر |
| وہابیان ----- | علی اصغر فقیہی |
| تا ریخ مکة المكرمة ----- | قطب الدین حنفی |
| فرقہ وہابی ----- | علی دوانی |
| کشف الشبهات ----- | محمد عبد الوہاب |